السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج کے سلسلے میں جو احادیث وارد ہیں، ان میں والدین کی جانب سے اولاد کے حج بدل کا ذکر ملتا ہے۔ کیا ایسی کوئی حدیث موجود ہے جس سے یہ مسئلہ واضح ہو جائے کہ غیر رشتے دار بھی حج بدل کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل احادیث کا مطالعہ مفید رہے گا:

1۔ عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلے کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میرا باپ اس حالت میں مسلمان ہوا ہے کہ اس کی عمر کافی ہو چکی ہے اور وہ جانور پر سواری نہیں کر سکتا۔ اس پر حج فرض ہو چکا ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم اس کے سب سے بڑے بیٹے ہو؟،، اس نے کہا: ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ کہ اگر تمہارے باپ پر قرض ہوتا اور تم اسے ادا کر دیتے تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا نہ ہوتا؟،، اس نے کہا: ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اس کی طرف سے حج کرو۔،، (سنن النسائی، مناسک الحج، حدیث: 2639، ومسند احمد: 4 3-5)

2۔ ''ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے تو حج کر۔ کیا تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا بہت ضروری ہے۔،، (صحیح البخاری، جزاء الصید، حدیث: 1852)

3۔ امام احمد اور امام بخاری نے اس سے ملتی جلتی روایت ذکر کی ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی ہے۔

4۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے سنا: کہ وہ کہہ رہا تھا «لبیک عن شبرمة» "میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "شبرمہ کون ہے؟" اس نے کہا کہ میرا بھائی ہے یا قریبی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "کیا تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟" اس نے کہا، نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(پہلے) اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔" (سنن ابی داؤد، المناسک، حدیث: 1811)

ان احادیث سے یہ باتیں معلوم ہوئیں:

(1) ایک شخص جو حج کرنے سے بلکل معذور ہو چکا ہو اس کی طرف سے اس کا بیٹا یا بیٹی حج کر سکتی ہے۔

(2) جس شخص نے حج کی نذر مانی ہو اور پھر وہ حج نہ کر سکا ہو تو اس کی طرف سے بھی اولاد حج کر سکتی ہے۔

(3) تیسری حدیث سے معلوم ہوا کہ بھائی بہن کی طرف سے بھی حج کر سکتا ہے۔

(4) شبرمہ والی حدیث سے معلوم ہوا کہ حج بدل کے لیے پہلے اپنا حج کرنا ضروری ہے، اس کے بعد دوسرے کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔

(5) شبرمہ والی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نہ صرف بھائی بلکہ اپنے کسی دوسرے رشتہ دار کی طرف سے بھی حج کیا جا سکتا ہے۔

پہلی اور دوسری حدیث میں کسی کی طرف سے حج کرنے کو دوسرے کی طرف سے قرض ادا کرنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ قرض ادا کرنے کے لیے انتہائی قریبی رشتہ دار ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ کوئی شخص بھی دوسرے شخص کی طرف سے قرض ادا کر دے تو وہ ادا ہو جائے گا۔

تو معلوم ہوا کہ دوسرے کی طرف سے حج ادا کرنے کے لیے صلبی اولاد یا بھائی بہن یا قریبی رشتہ دار کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ کوئی بھی شخص حج ادا کر سکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

محدث فتویٰ